

عقیدہ مہدویت تمام مذاہب میں

<?xml encoding="UTF-8?>



عقیدہ مہدویت تمام مذاہب میں

تحریر: ڈاکٹر محمود حسین حیدری

مہدی موعود کا عقیدہ مسلمانوں سے مخصوص ہے یا یہ عقیدہ دوسرے مذاہب میں بھی پایا جاتا ہے ؟
جیسا کہ بعض منکرین مہدویت کا کہنا ہے : عقیدہ مہدویت کی اصل یہودیوں وغیرہ کے عقاید میں ہے
جہاں سے مسلمانوں میں سرایت کر گیا ہے ورنہ اس عقیدے کی ایک افسانہ سے زیادہ حقیقت نہیں ہے (المہدیہ
فی الاسلام ، ص ۸۰۴)

جواب

مہدویت یعنی ایک عالمی نجات دہندہ کا تصور اس وقت سے ہے جب کہ اسلام نہیں آیا تھا اور یہ تصور صرف
اسلام میں محدود نہیں ہے ، ہاں اس کی تفصیلی علامتوں کی اسلام نے اس طرح حد بندی کی ہے کہ وہ ان
آرزوؤں کو مکمل طور پر پورا کرتی ہے ، جو دینی تاریخ کی ابتداء ہی سے عقیدہ مہدویت سے وابستہ کی گئی ہیں ،
جو تاریخ کے مظلوموں اور دبے ہوئے انسانوں کے احساسات کو ابھارنے کے لئے ہے ، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام
نے غیب پر ایمان و عقیدے کو واقعیت میں بدل دیا ہے اور اسے مستقبل سے حال میں پہنچا دیا ہے اور مستقبل
بعید کے نجات دہندہ کو موجودہ نجات دہندہ پر ایمان میں بدل دیا ہے (بحوث حول المہدی ، ص ۳۱ باقر الصد
رح) تھوڑا لفظی رد و بدل کے ساتھ)۔

مختصر یہ کہ عقیدہ مہدویت سارے مذاہب و ادیان اور ملتوں میں موجود ہے اور وہ ایسے ہی
طاقتور غیبی موعود کے انتظار میں زندگی بسر کرتے ہیں البتہ ہر مذہب والے اسے مخصوص نام سے پہچانتے ہیں ۔
مثال کے طور پر ہندوؤں کے مذہبی رہنما ” شاکونی ” کی کتاب سے نقل ہوا ہے کہ ” دنیا کا خاتمہ سید خلائق دو
جہاں ” کش ” [پیامبر اسلام] ہوگا جس کے نام ستادہ [موعود] خدا شناس ہے۔
اسی طرح ہندوؤں کی کتاب ” وید ” میں لکھا ہے ” جب دنیا خراب ہو جائے گی تو ایک بادشاہ جس کا نام ” منصور
” ہے آخری زمانے میں پیدا ہوگا اور عالم بشریت کا رہبر و پیشوا ہوگا۔ اور یہ وہ ہستی ہے جو تمام دنیا والوں کو اپنے
دین پر لائے گا۔

اور ہندوؤں ہی کی ایک اور کتاب ” باسک ” میں لکھا ہے ” آخری زمانے میں دین و مذہب کی قیادت ایک عادل
بادشاہ پر ختم ہوگی جو جن وانس اور فرشتوں کا پیشوا ہوگا، اسی طرح ” کتاب پاتیکل ” میں آیا ہے جب دنیا

اپنے آخری زمان کو پہنچے تو یہ پرانی دنیا نئی دنیا میں تبدیل ہو جائے گی اور اس کے مالک دو پیشواؤں ” ناموس
آخرالزمان [حضرت محمد مصطفیٰ اور ” پشن [علی بن ابی طالب] کے فرزند ہوں گے جس کا نام راہنما
ہوگا۔ (ستارگان درخشان ، ج ۴۱ ، ص ۲۳)۔

اور یہی ہے جیسے زردتشن مذہب میں اسے ” سوشیانس “ یعنی دنیا کو نجات دلانے والا ، یہودی اسے ” سرور
میکائلی “ یا ” ماشع “ عیسائی اسے ” مسیح موعود “ اور مسلمان انہیں ” مہدی موعود (عج) “ کے نام سے
پہچانتے ہیں لیکن ہر قوم یہ کہتی ہے کہ وہ غیبی مصلح ہم میں سے ہوگا۔
اسلام میں اس کی بھر پور طریقے سے شناخت موجود ہے ، جب کہ دیگر مذاہب نے اس کی کامل شناخت نہیں
کرائی ۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس دنیا کو نجات دینے والے کی جو علامتیں اور مشخصات دیگر مذاہب میں بیان ہوئے
ہیں وہ اسلام کے مہدی موعود (عج) یعنی امام حسن عسکری (علیہ السلام) کے فرزند پر منطبق ہوتے ہیں ۔
(آفتاب عدالت ، ابراہیم امینی ، مترجم نثار احمد خان زینپوری ، ص ۳۸ ، ۴۸)۔
مختصر یہ کہ ایک غیر معمولی عالمی نجات دہندہ کے ظہور کا عقیدہ تمام ادیان و مذاہب کا مشترکہ عقیدہ ہے
جس کا سرچشمہ وحی ہے اور تمام انبیاء نے اس کی بشارت دی ہے ساری قومیں اس کی انتظار میں ہیں لیکن
اس مطابقت میں اختلاف ہے ۔